سوال

(143)جان بوجھ کر نماز ترک کرنے کے بارے میں حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا بڑا بھائی نماز ادا نہیں کرتا تو کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں یا نہ کروں؟ یاد رہے یہ صرف والد کی طرف سے میرا بھائی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے تو وہ علماء کے صحیح قول کے مطابق کفر اکبر کا مرتکب ہے جب کہ وہ وجوب نماز کا اقرار کرتا ہو اور اگر نماز کے وجوب ہی کا منکر ہو تو پھر تمام اہل علم کے ہاں وہ کافر ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

''اصل معاملہ تو اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد و ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''آدمی اور کفر و شرک کے درمیان فرق ترک نماز ہے۔'' (صحیح مسلم) نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ ''وہ عہد جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے، وہ نماز ہے، جو اسے ترک کر دے، وہ کافر ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور اہل سنن نے سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

جو شخص نماز کے وجوب کا منکر ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرتا ہے، لہذا اس بات پر تمام اہل علم وایمان کا اجماع ہے کہ اس کا کفر اس شخص کے کفر کی نسبت اکبر و اعظم ہے جو محض سستی کی وجہ سے نماز کا تارک ہے۔ بہر حال دونوں صورتوں میں مسلمان حکمرانوں پر یہ واجب ہے کہ وہ تارک نماز سے توبہ کرائیں، اگر توبہ کرے تو بہت بہتر ورنہ اس سلسلہ میں وارد دلائل کی بنیاد پر اسے قتل کر دیا جائے۔ تارک نماز کا بائیکاٹ، اس کے ساتھ قطع تعلقات اور اس کی دعوت کو قبول نہ کرنا واجب ہے حتیٰ کہ وہ توبہ کر لے۔ اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ اسے نصیحت کی جائے، حق کی دعوت دی جائے، اور ان سزاؤں سے ڈرایا جائے جو ترک نماز کی وجہ سے دنیا و آخرت میں مرتب ہوتی ہیں شاید اسی طرح وہ توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کے گناہ معاف فرما دے۔

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 250